Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ وَیَمُنُّ بِیَوْمِہٖ بِشَارَۃٍ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ، ۱۷ ہجرت ۱۳۵۸ ہش ، ۱۷ مئی ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔۔۔ ۱۷ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل شام سے بخار، پیٹ اور ٹانگوں میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

پشاور سے اطلاع ملی ہے کہ ہماری خالہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ، والدہ صاحبہ ونگ کمانڈر رشید احمد صاحب بیمار ہیں۔ طبیعت کچھ زیادہ خراب ہے ۔ دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی عطا کرے اور ہمارے بزرگوں کا سایہ تادیر ہم پر سلامت رہے ۔

(رضیہ، اہلیہ میاں عبدالحی سابق مبلغ انڈونیشیا)

خاکسار ایک عرصہ سے ذیابیطس اور البیومن کی وجہ سے بیمار ہے ۔ دونوں آنکھوں کا لاہور جا کر اپریشن کرا چکا ہوں لیکن ایک آنکھ کی بینائی تو بہت کمزور ہو چکی ہے اور دوسری آنکھ میں بالکل نور نہیں ہے ۔ کمزوری اس قدر ہے کہ بغیر سہارے کے اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتا ۔ پریشانی رہتی ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے ۔

(عبدالرحیم خاں کالا گڑھی پنشنر صدر انجمن احمدیہ ۔ ربوہ)

مرکزی سالانہ امتحانات برائے خدام و اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اطفال اور خدام کے مرکزی سالانہ امتحانات بالترتیب ۲۵ مئی اور یکم جون کو منعقد ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔ قائدین اضلاع و قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ وہ ان امتحانات کے لئے خدام اور اطفال کو تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اور اطفال ان امتحانات میں شامل ہوں اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو فوری طور پر مطلع فرمائیں ۔

(اہتمام تعلیم خدام و اطفال مجلس مرکزیہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام،

جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر سے اُٹھایا جاتا ہے

خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کرتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (آل عمران آیت ۳۲)

ترجمہ :۔ (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) تو کہہ (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا ۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ (الموطا)

ترجمہ :۔ میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم ان پر عمل پیرا رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنّت ہے ۔

۲۔ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَھِیْدٍ ۔ (بیہقی)

ترجمہ :۔ جو شخص میری اُمّت کی خرابی کے وقت میری سنّت کو مضبوطی سے پکڑے رکھے گا اس کو ایک سو شہید کا ثواب ملے گا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ آفتاب کی طرح چمک رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوحؐ کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثارِ صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک متفرد انسان ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے اسرارِ خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کر دیتا ہے اور اپنی نصرتیں اس پر اتارتا ہے اور اپنی برکات اس میں رکھ دیتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے ۔ اس کی زبان پر حکمت جاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے نکات لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلّی اس پر فرماتا ہے اور اس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی استجابت دعاؤں میں اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابواب معرفت میں اور انکشاف اسرار غیبیہ میں اور نزول برکات میں سب سے اوپر اور سب پر غالب رہتا ہے ۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۲،۲۲۲)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ رجمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۱۷ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۱۷ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافرمانی کی انتہا پر دلالت کرنے والی حالت

اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن مجید میں نافرمان قوموں اور ان کی نافرمانیوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہاں ایک خاص امر کو نافرمانی کی انتہا قرار دے کر اُس کے عبرتناک انجام پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ وہ انتہا یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ ماموروں اور ان کے آسمانی پیغام کا ہی مذاق نہیں اُڑاتیں بلکہ جب ان کے اس تمسخر و استہزاء کے نتیجہ میں انہیں خدائی عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ ڈرنے اور خوف کھانے کی بجائے اُس موعودہ عذاب کا بھی مذاق اُڑانے لگتی ہیں اور کہتی ہیں کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں (یعنی ماموریں الٰہی اور ان کے کمزور و بے بضاعت متبعین) کے کہنے میں آکر اپنی مخلوق کو تباہ کر دے۔ اگر عذاب آنا ہی ہے تو وہ خود ان لوگوں پر آئے گا جو بلاوجہ عذابوں سے ڈرا رہے ہیں۔

یہ گمراہ قوموں اور ان کے نافرمان افراد کی بہت بڑی بھول ہوتی ہے کہ وہ عذاب کی خبروں کا بھی مذاق اُڑا کر ان پر کان دھرنے اور نصیحت حاصل کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اگر عذاب آنا مقدّر ہوتا ہے تو اس کی ذمہ دار اُن کی اپنی نافرمانیاں اور بداعمالیاں ہوتی ہیں اور عذاب لانے کا فیصلہ خود خدا کرتا ہے نہ کہ ماموریں الٰہی اور ان کے متبعین۔ ان کی تو تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ نافرمانیوں اور بداعمالیوں سے بچ کر خدائی امان کے نیچے آجائیں۔ وہ اگر خدائی عذاب سے ڈراتے ہیں تو محض اس لئے کہ خدا تعالیٰ انہیں ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس میں ان کی اپنی خواہش یا ارادے کا قطعاً کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کی نافرمانی کی اس انتہا کا ذکر کرتے ہوئے کہ وہ عذاب کی خبروں کا بھی مذاق اڑانے سے باز نہیں آتے تھے فرماتا ہے:۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○
(النحل آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ پس اُن کے عملوں کی سزا نے ان کو آپکڑا اور جس (عذاب کی خبر) پر وہ ہنسی کیا کرتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا (اور تباہ کر دیا)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ماموریں الٰہی کے مخالفوں کی عام روش کا ذکر کیا ہے کہ وہ اپنی نافرمانیوں اور بداعمالیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ وہ ماموریں الٰہی اور ان کے پیغام کا ہی مذاق نہیں اُڑاتے تھے بلکہ جب انہیں نافرمانیوں سے باز نہ آنے کی صورت میں عذاب کی خبر دی گئی تو وہ اسے بھی ہنسی میں اڑانے سے باز نہ آئے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض ماموروں کی قوموں کا نام لے کر بتایا ہے کہ انہوں نے عذاب کی خبروں کو بھی کس طرح نشانہ تضحیک بنایا اور بالآخر کیفرِ کردار کو پہنچے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب انہیں آنے والے عذاب کی خبر دی گئی اور انہیں مومنوں کو اُس سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے کشتی بنانے کا حکم دیا گیا اور انہوں نے کشتی بنانا شروع کی تو اُن کی قوم نے عذاب کی خبروں اور حضرت نوحؑ کے کشتی بنانے کی دوڑ دھوپ کا جی بھر کر مذاق اُڑایا اور خوب پھبتیاں کسیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس ظالمانہ روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ○ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○
(ھود آیات ۳۹، ۴۰)

ترجمہ:۔ اور وہ (یعنی نوح) ہمارے حکم کے مطابق کشتی بناتا جاتا تھا اور جب بھی اس کی قوم میں سے بڑے لوگوں کی کوئی جماعت اس کے پاس سے گزرتی تھی تو وہ اس پر ہنستی تھی۔ (جس پر) اُس نے ان سے کہا کہ اگر (آج) تم لوگ ہم پر ہنستے ہو تو (کل) ہم بھی تم پر اسی طرح ہنسنے کے قابل ہوں گے جس طرح کہ آج تم ہم پر ہنس رہے ہو۔ پھر جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کونسا فریق ہے جس پر ایسا عذاب آرہا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور جس پر مستقل (نوعیت کا) عذاب نازل ہو رہا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس طرح آج حضرت نوحؑ کے مخالف ان پر ہنس رہے ہیں کل حضرت نوحؑ اور ان کے متبعین ان پر ہنسیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کے مامور اور ان کے متبعین تمسخر و استہزاء سے پاک ہوتے ہیں۔ بتانا صرف یہ مقصود ہے کہ کل ایسا موقع پیدا ہو سکتا ہے کہ جس پر آج تم ہنس رہے ہو کل ہم بھی تم پر ہنسیں لیکن ہم ہنسیں گے نہیں تمہیں اپنے کئے کی سزا کا ملنا ہی تمہاری تذلیل کو آشکار کر دے گا اور اس طرح تمہیں اپنے کئے کا بدلہ مل کر رہے گا۔ چنانچہ اگلی آیت سے جس میں رسوا کر دینے اور قائم رہنے والے عذاب کی خبر دی گئی ہے خود اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

الغرض ماموریں الٰہی کے مخالفین کا یہ طریق کہ وہ عذاب الٰہی کی خبر کو بھی نشانہ تضحیک بنانے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے نافرمانی کی انتہا کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ان کے دل بداعمالی کی وجہ سے خوف وخشیتِ الٰہی سے بالکل عاری ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ماموریں الٰہی اور ان کے متبعین کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ منکرین الٰہی پر آنے والے عذاب کی خبر پر بھی خشیتِ الٰہی سے معمور ہو جاتے ہیں اور وہ لوگوں کے اس عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ان کی دعا یہ ہوتی ہے کہ لوگ راہِ راست پر آکر عذاب الٰہی سے محفوظ ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اس امر کے باوجود کہ آپؐ کو عذاب سے حفاظت اور کامیابیوں اور کامرانیوں کی مسلسل بشارتیں مل رہی تھیں خشیتِ الٰہی سے اس درجہ معمور رہتا تھا کہ آپؐ ہر لحظ اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ سے مخلوقِ خدا کے لئے اُس کی پناہ طلب کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ کتبِ احادیث و سیر میں آتا ہے کہ جب کبھی زور کی ہوا چلتی آپؐ سہم جاتے، کسی ضروری کام میں ہوتے اُس کو چھوڑ کر قبلہ رُخ ہو جاتے اور فرماتے "خدایا تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں" جب مطلع صاف ہو جاتا یا پانی برس جاتا تو مسرور ہو جاتے اور خدا کا شکر ادا فرماتے۔ ایک دن اس قسم کا واقعہ پیش آیا تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا "یا رسول اللہ! آپ کیوں مضطرب ہو جاتے ہیں؟" ارشاد ہوا "عائشہ! تجھے کیا معلوم کہ قوم ہود کا واقعہ نہ پیش آئے جس نے بادل دیکھ کر کہا کہ یہ ہماری کھیتیوں کو سیراب کرنے والا ہے، حالانکہ وہ عذاب الٰہی تھا"

الغرض دلوں کا خوف وخشیتِ الٰہی سے یکسر عاری ہونا نافرمانی اور بدعملی کی انتہائی کیفیت پر دلالت کرتا ہے۔ ماموریں الٰہی اور ان کے متبعین خوف و خشیتِ الٰہی سے معمور ہوتے ہیں جس کے زیرِ اثر وہ حتی المقدور اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے باوصف خدا تعالیٰ سے ہر وقت اُس کی پناہ طلب کرتے رہتے ہیں اور اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔ اس کے بالمقابل ان کے مخالفین کی حالت یہ ہوتی ہے کہ خوف وخشیتِ الٰہی کی معمولی سی رمق بھی ان میں باقی نہیں رہتی اسی لئے وہ کمال بے خوفی سے ظلم ڈھاتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی خبر آتی ہے تب بھی ان کے دل نہیں پسیجتے اور وہ موعودہ عذاب کا بھی مضحکہ اُڑانے سے باز نہیں رہتے۔ نافرمانی اور بدعملی کی یہ انتہا ہی انہیں موردِ عذاب الٰہی بنانے کا موجب بنتی ہے۔

عافیت کی راہ یہی ہے کہ انسان ہمیشہ خوف وخشیتِ الٰہی سے معمور رہے اور خدا تعالیٰ سے اُس کی پناہ طلب کرتا رہے اور کبھی اور کسی حال میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو کیمسٹری، فزکس، ریاضی، بیالوجی اور انگریزی کے مضامین کیلئے چند ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔

خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کے فوٹو گرافس اور ڈگریوں کی فوٹوسٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتباعِ نبوی کی برکات

(مکرم میاں عبدالحی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ واہ کینٹ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(آل عمران آیت ۳۲)

تو کہہ دے کہ اے لوگو اگر تم سچ مچ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ آیت صاف طور پر بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اب کوئی انسان اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرے۔ اس میں شک نہیں کہ اپنے اپنے زمانہ میں ہر نبی کو یہ مقام حاصل تھا۔ کہ اس کی پیروی کر کے اس کی قوم کے لوگ اللہ کی رضا حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ نے تمام سابقہ انبیاء کو ان معنوں میں ختم کر دیا کہ اب ان انبیاء کی شریعتیں اور تعلیمیں ختم ہو گئیں۔ اور ان کی علیحدہ علیحدہ پیروی کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اب جو شخص بھی اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت رکھتا ہے۔ اور اس کا قرب اور عرفان حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اب صرف ایک ہی صورت باقی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو تعلیم دی گئی ہے اس میں سابقہ تعلیموں کا نچوڑ بھی ہے۔ اور قیامت تک کے لئے جو بھی روحانی ضرورتیں پیش آنے والی ہیں ان کا حل بھی ہے۔ اب حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسےٰؑ حضرت عیسےٰؑ اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کی پیروی کر کے انسان خدا تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اول تو ان تعلیموں میں انسانی دخل اندازی کی وجہ سے سچ اور جھوٹ آپس میں مل گئے ہیں۔ اور دوسرے وہ تعلیمیں ایک محدود زمانے کے لئے تھیں اور کامل نہ تھیں۔ اب سابقہ مذاہب کے درخت بارآور نہیں ہیں۔ ہاں اسلام کا شجرہ طیبہ ہر زمانہ میں اپنے پھل دے رہا ہے اس آیت نے ایک راستہ تو بند کر دیا لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ ایک دوسرا راستہ تمام بنی نوع انسان کے لئے کھول دیا چنانچہ اس امر کی مزید تشریح بعد کی آیات میں کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(سورۃ آل عمران آیت ۳۳ تا ۳۵)

تم کہہ دو کہ تم سب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو لیکن اگر وہ منہ پھیر لیں تو یاد رکھو کہ اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً آدمؑ اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کی آل کو اور آل عمران کو تمام جہانوں پر فضیلت دی تھی۔ یہ ایک نسل تھی جن میں سے بعض کا بعض سے تعلق تھا۔ اور اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو مضمون اس جگہ بیان ہوا ہے۔ اس کا پہلی آیت سے کیا تعلق ہے۔ پہلے تو یہ بیان کیا جا رہا تھا کہ جو شخص بھی سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا۔ اب اس مضمون کا اس سے کیا تعلق کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام آل ابراہیم اور آل عمران کو سب قوموں میں سے برگزیدہ کیا تھا۔ بات تو آنے والے زمانہ کی ہو رہی ہے۔ لیکن ذکر پہلے لوگوں کا کیا جا رہا ہے بتایا تو یہ گیا ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے رسول کی پیروی کرے گا۔ وہ خدا کا محبوب بن جائے گا۔ لیکن بعد میں یہ ذکر چھیڑ دیا جاتا ہے کہ حضرت آدم حضرت نوح آل ابراہیم آل عمران خدا کے برگزیدہ تھے۔ اگر تو یہ کلام کسی عام انسان کا کلام ہوتا تو ہم کہہ سکتے تھے کہ اس میں ربط نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے متعلق ایسا خیال کرنا پرلے درجہ کی جسارت ہے۔ پس ہمیں ماننا پڑے گا کہ چونکہ یہ خدا کا کلام ہے اس لئے اس میں ضرور ربط ہے۔ قرآن کریم میں ایک عام اسلوب ہے کہ کئی دفعہ بظاہر پہلی آیات کا بعد کی آیات سے کوئی تعلق نہیں نظر آتا۔ لیکن اگر ہم باریک نظر سے دیکھیں تو ہمیں ایک عجیب ربط نظر آتا ہے۔ اور اس ربط کو معلوم کرنے کے بعد ہمیں یہ ایک روحانی سرور اور لذت محسوس ہوتی ہے۔ اوپر کی آیات میں آپس میں جو تعلق ہے۔ اسے روزمرہ کے ایک تعامل سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ اکثر مائیں جب اپنے بچوں کو کسی امر کے بارے میں نصیحت کرتی ہیں تو کہتی ہیں کہ دیکھو فلاں بچہ کتنا اچھا ہے۔ اس کی یہ عادت کتنی پیاری ہے۔ ان الفاظ سے ماں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کا بچہ بھی ان بچوں کی نقل کرے۔ جنہیں ماں نے مثال کے طور پر پیش کیا۔ گویا ماں دوسرے الفاظ میں بچے سے یہ کہنا چاہتی ہے کہ دیکھو میں تیری ماں ہوں مجھے تم سے محبت ہے۔ اور کوئی تمہارا مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ اور میری محبت یہ چاہتی ہے کہ تم کسی دوسرے سے کم نہ ہو۔ تو یہاں بھی اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو یہ صلائے عام دیتا ہے کہ میرے محبوب کی اتباع کرو گے تو تم بھی میرے محبوب بن جاؤ گے۔ اسی طرح جس طرح پہلے زمانہ میں بھی میرے محبوب بندے تھے۔ آدمؑ میرا محبوب تھا۔ ابراہیمؑ میرا محبوب تھا اس کی آل میں بھی کئی میرے محبوب تھے۔ اور آل عمران میں سے بھی کئی میری محبت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ پس اگر تم میرے حبیب کی اتباع کرو گے تو تمہارے لئے ان نعمتوں کے دروازے کھولے جائیں گے جو آدم علیہ السلام کو دی گئیں۔ نوح علیہ السلام کو دی گئیں۔ آدم علیہ السلام اور ان کی نسل کے برگزیدہ لوگوں کو حاصل ہوئیں اور آل عمران کو عطا کی گئیں۔

پس یہ آیت نہایت لطیف رنگ میں اس مضمون کو بیان کرتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے تمام ان نعمتوں کا حصول ممکن ہے جو اس سے قبل کے برگزیدہ لوگوں کو دی گئی تھیں۔ ہر شخص کو اپنی استعداد اور کوشش کے مطابق انعامات ملیں گے۔ بعض کو تو حضرت آدم علیہ السلام کے مقام تک پہنچایا جائے گا۔ بعض کی حضرت نوح علیہ السلام کے مقام تک راہنمائی کی جائے گی۔ اور بعض کو وہ نعمتیں دی جائیں گی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کے برگزیدہ لوگوں کو دی گئیں۔ اور بعض کو وہ مقامات عطا کئے جائیں گے۔ جو آل عمران کو دیئے گئے تھے۔ پس یہ آیت نہایت واضح طور پر امتی نبوت کا دروازہ کھولتی ہے۔ اور تمام ان نعمتوں کے دروازے کھول رہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل لوگوں کو ملی تھیں۔

ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے وہ ان آیات کے بعد خاص طور پر آل عمران کے بعض نہایت برگزیدہ افراد یعنی حضرت ذکریاؑ حضرت یحییٰؑ۔ حضرت مریمؑ اور حضرت عیسےٰؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا ایک عظیم انسان مبعوث کیا گیا تھا۔ اسی طرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بھی اتنے ہی عرصہ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام جیسا ایک عظیم الشان انسان مبعوث کیا جائے گا۔ آیت کے آخر میں سمیعٌ علیمٌ کے الفاظ بھی دلالت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو دعائیں سننے والا اور انسانی کوششوں اور دلوں کی حالت کو جاننے والا ہے وہ امت مسلمہ کے کاملین کی دعائیں سنکر ان کے لئے تمام ان نعمتوں کے دروازے کھول دے گا جو پہلے لوگوں کو دی گئی تھیں۔

یہ آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بطور وحی نازل ہوئی ہے۔ (تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ [illegible]) اس میں شک نہیں کہ اس آیت کا اصل اطلاق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضور ہی اس آیت کے بالاصالت مصداق تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بھی مقام پایا وہ بھی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں ہی پایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اور مختلف پیرایوں میں اپنی کتب میں یہ بات بیان کی ہے۔ کہ مجھے جو کچھ ملا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے۔ یہ مضمون ہمارے لٹریچر میں اس کثرت اور تواتر سے بیان ہوا ہے اور ہماری تقاریر میں اسے اس زور سے بیان کیا جاتا ہے کہ ہمارے بچے تک بھی اس مضمون سے واقف ہیں قرآن کریم کی کوئی آیت اگر کسی پر دوبارہ نازل کی جائے تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔ چنانچہ اس وحی کے دوبارہ نزول کی حکمت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اگر تم فی الواقعہ اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو تو پھر اس طریق کو اختیار کرو جو میرے اس بندے نے اختیار کیا ہے۔ اور جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے۔ کہ آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے مقاصد تھے یعنی ایک تو اللہ تعالےٰ کی توحید کا قیام اور دوسرے دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام سے آگاہ کرنا اور لوگوں کو آنحضورؐ کا متوالا اور شیدا بنانا۔ یہی وہ چیز ہے جسے حضور نے اپنے عربی فارسی اور اردو کے شعروں میں بیان کیا ہے۔ آپ کا فارسی کا ایک مشہور شعر ہے ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پس اس وحی کا ہرگز مطلب نہیں کہ اب نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ضرورت نہیں بلکہ حقیقت یہ وحی آپ کی طرف اس لئے نازل کی گئی ہے کہ تا اس زمانہ میں اس مادیت کے طوفان میں گھرے ہوئے لوگوں کو یہ خوشخبری دی جائے کہ آج بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کے نتیجہ میں انسان خدا کا محبوب بن سکتا ہے۔ پس حضرت احمد علیہ السلام قرآن کریم میں بیان کردہ اس سچائی کا نمونہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ ہم میں سے اکثر یہ جانتے ہیں کہ فیج اعوج کے زمانہ میں کئی قسم کی بدعتیں اسلام کے اندر داخل ہو گئیں اور کئی بزعم خود ولی اللہ لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے مختلف راستے اختیار کئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں فرمائے تھے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس الہام اور وحی کے ذریعہ جھوٹے صوفیوں کو اور ان کے پیروکاروں کو یہ چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تم ان خود ساختہ طریقوں سے خدا کو نہیں پا سکتے۔ خدا کو پانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع اور اس بات کا ثبوت کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے انسان خدا کا محبوب بن سکتا ہے ایک عملی نمونہ کے ذریعہ دیا گیا ہے اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فنافی الرسول کا مقام پاکر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کیا۔ اور اس طرح عملی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کو یہ چیلنج کیا کہ میرا خدا زندہ خدا ہے میرا رسول زندہ رسول ہے۔ میرا دین زندہ دین ہے۔ اور میرے رسول پر جو کتاب نازل کی گئی تھی وہ زندہ کتاب ہے اور میں اس غرض کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ خدائی نشانات کے ذریعہ سے دنیا پر ثابت کر دوں کہ اللہ تعالےٰ کا قرب پانے کا اب ایک ہی راستہ ہے۔ وہ ہے رسول کریمؐ کی اتباع۔ پس آپ کوئی نیا طریق نہیں لائے بلکہ وہی طریق اختیار کیا جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ یعنی اتباع رسولؐ۔ پس جب اللہ تعالےٰ اس وحی کے ذریعہ سے لوگوں کو یہ بتاتا ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو احمد علیہ السلام کی پیروی کرو۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے احمدؑ نے اپنے آپ کو رسول اللہ کی محبت میں فنا کے مقام تک پہنچا دیا۔ اسی طرح تم بھی احمد علیہ السلام کی پیروی میں یعنی ان کے نقش قدم پر چل کر اور ان کے زندہ نمونوں سے زندہ یقین حاصل کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے آپ کو فنا کر دو تب اس کے نتیجہ میں تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔

قرآن کریم نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۳۲ میں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم دیا ہے اور آیت نمبر ۳۳ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس آیت میں بھی اور قرآن کریم کی دوسری آیات میں بھی اللہ کی اتباع کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتباع اور اطاعت میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ جس کی اتباع کی جائے وہ ایسا وجود ہونا چاہئے جس کی ہم نقل کر سکیں جس کے نقش قدم پر چل سکیں۔ اور ایسا وجود خدا نہیں ہو سکتا بلکہ خدا کی مخلوق میں سے ہی کوئی وجود ہو سکتا ہے۔ اور مخلوق میں سے بھی وہی مخلوق جو ہم انسانوں کے لئے نمونہ بن سکے۔ اور وہ وجود انسان کا ہی وجود ہو سکتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کی اطاعت تو کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کی اتباع نہیں کی جا سکتی۔ اتباع کے معنے ہیں پیروی کرنا نقش قدم پر چلنا اور اطاعت کے معنی ہیں فرمانبرداری کرنا رسول کی۔ اتباع بھی کی جاتی ہے اور اطاعت بھی۔ لیکن محض اطاعت رسول انسان کو خدا کا محبوب نہیں بنا سکتی۔ بیشک جو شخص رسول کریمؐ کی اطاعت کرے گا وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جہنم سے بچ جائے گا۔ اور جنت کا حصول اس کے لئے آسان ہو جائیگا۔ لیکن خدا کا محبوب بننے کے لئے محض اطاعت کافی نہیں بلکہ اتباع ضروری ہے۔ اور جو متبع ہوگا وہ مطیع بھی ضرور ہوگا۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مطیع ہو وہ کامل متبع بھی ہو۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک دفتر میں ماتحت کلرک اپنے افسر کی اطاعت تو کرتا ہے۔ لیکن اس کا افسر کے ساتھ کوئی اخلاص اور محبت کا تعلق نہیں ہوتا۔ اس کے اندر یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ اپنے افسر کی ہر بات کی نقل کرے۔ ہاں وہ اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے افسر کے احکام کی اطاعت ضرور کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ایک مخلص مرید اپنے آقا اور پیر کی صرف اطاعت ہی نہیں کرتا بلکہ اخلاص اور محبت کے جذبہ سے اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اسی طرح سے ایک نیک اور مخلص بیٹا اپنے باپ کی صرف اطاعت ہی نہیں کرتا بلکہ اس کی عادات کی اور اس کی طرز گفتگو کی اور اس کی نقل و حرکت کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں وہ صرف آپ کے احکام کی اطاعت ہی نہیں کرتے بلکہ ان تمام اعمال کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور اس پیروی کے موجب بھی اخلاص اور محبت کے جذبات ہوتے ہیں اور یہی پیروی کرنے والے یہ بھی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے اندر ایسے جذبات پیدا کریں۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جذبات تھے یعنی جو روح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال و افعال میں پائی جاتی تھی وہی روح ہمارے اعمال میں پائی جائے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لئے اخلاص اور محبت نہایت ضروری ہیں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع وہی ہو سکتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اخلاص و محبت کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی روحانی صلاحیتیں بھی عطا کی ہوں اور گو تیرہ صدیوں میں لاکھوں لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر آپ کی اتباع اور اطاعت کی لیکن ان سب میں سے منفرد وہ شخص تھا جسے خدا نے خود احمد کے نام سے پکارا۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ گو محمد صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی احمدؐ تھے لیکن محمدؐ کے لئے بھی تو کامل احمد کا وجود ضروری تھا۔ اور وہ سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت احمد علیہ السلام تھے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو الہام اور وحی اس بارے میں ہوتی ہے کہ آپ کی اتباع انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اس کے معنے بھی یہی ہیں کہ جس طرح سے حضرت احمد علیہ السلام نے اپنے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے آپ کو فنا کر دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں زندہ خدا کو پایا اسی طرح آپ کے نقش قدم پر چل کر جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر آپ کی پیروی کرے گا۔ وہ بھی خدا کا محبوب ہو جائے گا۔ پس مسیح موعود علیہ السلام کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر نہیں بلکہ آپ کے نظام شمسی میں سے بدر کامل بن کر اسی نظام شمسی کا حصہ ہے۔ آپ کا وجود وہ وجود ہے جو اس زمانہ میں کہ جب لوگ دنیا کے پیچھے دیوانوں کی طرح بھاگے جا رہے ہیں وہ ان لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے محبوب کے قدموں میں لا ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس قدر عقیدت اور محبت کیوں ہے۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ ہماری عقیدت کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جبکہ لوگوں کی آنکھوں کو دنیاوی لیڈروں کی روشنی خیرہ کر رہی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت پیدا کر دی۔ پس جس وجود نے ہمیں خدا کے اس پیارے وجود سے جا ملایا۔ کیا وہ ہمارے اخلاص اور محبت کا مستحق نہیں۔ جس وجود نے ہمیں اپنے پیارے آقا کے پاس پہنچا دیا ہے یقیناً ایسے وجود کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۷۹ء

مشرقی افریقہ کے رسالہ "ماپنزی یا مونگو" کا خصوصی ضمیمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر جومو کینیاٹا کی وفات پر اظہارِ تعزیت

(مکرم مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن کینیا)

قسط نمبر: ۲

جب قوم کا یہ عظیم رہنما رہائی کے بعد اپنے گاؤں پہنچا تو افریقیوں کے بھاری انبوہ نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ جو خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن پاک کے سواحیلی زبان میں مفسر بھی ہیں۔ جناب کینیاٹا سے خیر مقدم اور ملاقات کے لئے ایک وفد کے ہمراہ تشریف لے گئے جناب شیخ صاحب موصوف کے ان سے پہلے سے دوستانہ مراسم تھے۔ چنانچہ وہاں پر آپ کا اور آپ کے ہمراہیوں کا بڑی گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ وفد نے مکرم شیخ صاحب کی معیت میں جناب کینیاٹا سے ملک کی صورت حال پر تبادلہ خیال فرمایا۔ محترم رئیس التبلیغ صاحب نے جناب کینیاٹا سے دیگر امور کے علاوہ یہ بھی کہا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر زندگی کی اتباع کریں جنہوں نے اپنے دشمنوں کے ہاتھوں سخت اذیتیں سہنے کے باوجود فاتح ہونے پر دشمنوں کے انتہائی وحشیانہ مظالم کو یکسر فراموش فرما کر ان سب کو معاف فرما دیا۔ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و مطہر زندگی کے حالات پر مشتمل کتاب مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبان انگریزی تحفۃً جناب شیخ صاحب نے پیش کی جسے پاکر انہوں نے کہا کہ میں تو اس موضوع پر کسی کتاب کے پڑھنے کا بے حد متمنی تھا۔ مذکورہ کتاب حاصل کرنے کے بعد جناب کینیاٹا نے کتاب کی ورق گردانی کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اسی موقع پر جناب شیخ صاحب محترم کو وہ اپنے ہمراہ پیار سے بازو میں بازو ڈالے اپنے کمرے میں لے گئے۔ اور پلنگ پر تشریف رکھنے کے لئے کہا۔

اس موقع پر محترم شیخ صاحب نے جناب کینیاٹا سے کہا کہ کیا کبھی آپ یہ خیال بھی کر سکتے تھے کہ اس عزت و آبرو کے ساتھ آپ کی رہائی ہوگی جس پر انہوں نے کہا کبھی خیال بھی نہ آیا تھا۔ شیخ صاحب نے یہ جواب سن کر فرمایا کہ آپ کے متعلق خدا تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہے خدا تعالیٰ آپ سے ایک عظیم کام بندوں کی خدمت کا لینا چاہتا ہے۔ اس ملک کی آئندہ قیادت آپ کے سپرد ہونے والی ہے۔ آپ مجھ سے ایک عہد کریں اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کے سب بندے جو اس ملک کینیا میں مقیم ہیں بلاتفریق رنگ و نسل ان سب کے ساتھ شرافت کا مساویانہ سلوک کریں گے اور سب اذیت دینے والوں کو معاف کر دیں گے۔ جس پر جناب کینیاٹا نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر جناب شیخ صاحب سے یہ عہد کیا کہ وہ ضرور ایسا ہی کریں گے چنانچہ وہ اس نصیحت پر پوری طرح کاربند رہے

محترم شیخ صاحب نے دیگر امور کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی میں سے دشمنوں سے حسنِ سلوک کے پہلو کو وضاحت سے بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ لوگوں کے دل جیتنے اور روئے زمین پہ امن کے قیام کا یہی ایک واحد رستہ ہے۔ جناب کینیاٹا نے اپنے دورِ حکومت میں اس مشورہ کے مطابق ہر ایک سے محبت کا سلوک کیا اور ہر قوم سے محبت کی۔

کینیا کی پہلی حکومت کے دور میں جس طرح مسلمانوں کو نظر انداز کیا گیا تھا جناب کینیاٹا اس سے خوب آگاہ تھے۔ لیکن آپ مسلمانوں کے مہربان بن گئے۔ کیونکہ آپ کمزور ناتوان اور پاؤں تلے روندے جانے والے لوگوں سے محبت کرنے والے تھے۔ آپ نے انہیں اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے اسے سکھانے اور اس کی اشاعت کی پوری آزادی دی سکولوں میں بھی مسلمانوں کو برابر کی جگہ دی گئی۔ انہیں خود اپنے سکول اور مساجد تعمیر کرنے کی اجازت دی سکولوں میں مذہبی تعلیم کے لئے اوقات مقرر کئے مسلمانوں نے جب عید کے دن کی چھٹی کی درخواست دی تو بابائے قوم نے سرکاری طور پر کینیا کے سب لوگوں کے لئے عید الفطر کے دن تعطیل عام کا حکم جاری کر دیا۔ جب نیروبی کے مسلمانوں نے اپنے جھگڑوں کے فیصلے کروانے کے لئے ایک قاضی کا مطالبہ کیا تو آپ نے ان کی اس درخواست کو بھی قبول کیا اور بابائے قوم کی وفات کے بعد قاضی کا تقرر نیروبی شہر میں کر دیا گیا۔

آپ بذات خود خدا تعالیٰ کی ذات پر پختہ ایمان رکھتے تھے یعنی اس واحد ہستی پر جسے باپ کی مادری زبان کیکویو میں "NGAI" کے نام سے پکارا جاتا ہے وہ ان کا خدا تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایک خاص کام کے لئے محفوظ رکھا اور مقرر کیا ہے۔ کئی بار آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں تو اپنے تئیں "خدا کا ایک خادم" خیال کرتا ہوں۔ اسی طرح وہ سب اہل وطن کے خادم کہلوانے میں اپنا فخر سمجھتے تھے۔ چونکہ آپ نے بائیبل اور قرآن کریم پڑھا ہوا تھا اس لئے وہ ان دونوں مذاہب کی تعلیمات کو خوب بیان کر سکتے تھے۔ آپ نے ایک بار مسکراتے ہوئے کہا

"اگر ہم اس انجیل کو
ایک طرف رکھ دیں تو
ہم کہہ سکتے ہیں کہ پرانے
عہد نامے (تورات) اور
قرآن کریم کا علم ایک ہی
ہے۔"

صدر موصوف نے مسلمانوں اور عیسائیوں کو تحریک کی کہ وہ اپنے دین کو صحیح طور پر تھامے رکھیں اور سب اہلِ وطن میں محبت و اتحاد کو قائم کریں۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک مرتبہ اپنی اندرونی کیفیت سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں نام کا مسلمان نہیں بلکہ
اپنی ساری روح کے ساتھ
ایک سچا مسلمان ہوں۔ یہ امر
میں خوب جانتا ہوں۔"

یہ اعتراف لازمی نتیجہ ہے اس گہرے اور بار بار کے مطالعہ کا جو انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ سواحیلی ترجمہ و تفسیر القرآن کا قید کے دوران کیا جس نے ان پر اعجازی اثر چھوڑا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

کینیا کے قاضی اعظم شیخ عبد اللہ صالح فارسی نے اپنی ایک عربی تقریر کے دوران اسمبلی ہال میں صدر موصوف کی تدفین کے روز بالکل سچ کہا کہ صدر جومو کینیاٹا کی وفات ایک بڑا صدمہ ہے لیکن مسلمانوں کے لئے تو بہت ہی سخت المیہ ہے۔ اس میں انہوں نے کینیا کے ہر مسلمان کی اندرونی حالت کا اظہار کر دیا ہے۔ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت۔

اپنی ذاتی زندگی کے لحاظ سے بابائے قوم بہت ہی اچھے آدمی تھے۔ آپ نے نہ تو شراب استعمال کی اور نہ ہی سور کے گوشت کی طرف کبھی آپ کے ہاتھ بڑھے۔ آپ کو غیر عورتوں سے کوئی سروکار نہ تھا سوائے ان کے جن کے ساتھ آپ نے باقاعدہ طور پر قانونی طور سے شادی کی ہوئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے انہیں نسل بھی عطا کی اور آپ نے اپنے پوتوں کو بھی دیکھا۔ اپنی وفات سے صرف ایک ہفتہ قبل آپ نے سب گزشتہ اراکین سے ملاقات کی جن میں سے بعض اس خاص مقصد کے لئے برطانیہ سے آئے تھے۔

آپ رمضان المبارک کے [illegible] میں فوت ہوئے اور اسی ماہ کے آخر [illegible] میں دفن کئے گئے۔ آپ [illegible] سب اہل وطن کی دعائیں [illegible] جانتے ہیں کہ وہ ایک سچے عیسائی [illegible] خود مسلمانوں کو کہہ دیا تھا کہ [illegible] مسلمان ہیں۔ [illegible] آدمی ملنا آج کل کے دور میں بہت مشکل ہے

بابائے قوم یاد رکھنے کے قابل [illegible] نہیں مرے گا اور بھلایا جا سکے گا [illegible] اپنی ۹۰ سال سے زائد کی طویل زندگی [illegible] بڑے بڑے کٹھن کام سرانجام دیئے [illegible] جوانی تا مرگ وہ ہمارے اس ملک میں نور کی طرح چمکے اور کوئی طوفان یا آندھی

خواہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو اسے جھکا نہ سکی۔ جو طریق کار دوران صدارت اپنایا ہمیشہ ہمیشہ ہمارے ملک کے لئے مشعل راہ ثابت رہے گا۔ اور آپ کے کارہائے نمایاں کا اثر سارے براعظم افریقہ پر ہوگا۔ آپ کا نمایاں کارنامہ ملک میں صرف ایک ہی سیاسی جماعت کی اجازت دینے کا ہے۔ یہ طرز اسلام کا ہے یعنی ملک میں مکمل امن کی صورت ہے اور یہ طریق رفتہ رفتہ ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ اگرچہ اس صدی کے دوران افریقہ میں شروع ہوا۔ اسی طرح پر سارے براعظم کے اتحاد کا خیال بھی اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اور بالآخر سارے براعظم کو متحد بنا دیا جائے گا۔ دنیا راحت سے معمور ہو جائے گی اور تمام قومیں بھائی بھائی بن کر رہیں گی اور جب بھی اس براعظم کے اتحاد کا ذکر کیا جائے گا تو جناب جومو کنیاٹا کے اس طریق کار اور پالیسی کو ضرور مدنظر رکھا جائے گا۔

وطن کے دوسرے باشندوں کی طرح ماہ رمضان میں کینیا کی ترقی کے لئے اور امن وامان برقرار رہنے کے لئے ہم مسلسل دعائیں کرتے رہے۔ ایک طرف تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے تھے اور دوسری طرف روزے بھی رکھتے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول ہوئیں اور رمضان ختم ہونے سے پہلے ہی یہ سرکاری اعلان کیا گیا۔ کہ کینیا کے عارضی صدر جناب ڈینیال اریپ موئی نے ان کے سب وزراء نے اتفاق کیا ہے اور عنقریب ہم سن لیں گے کہ ہماری قابل احترام سیاسی پارٹی نے انہیں ملک کی قیادت اور کرسیٔ صدارت کے لئے بلامقابلہ چن لیا ہے جو کہ بابائے قوم کی رحلت سے خالی ہو گئی تھی۔

ہم سیاسی جماعت کانو کو ایسا عقلمندانہ اقدام کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم جناب ڈینیال اریپ موئی کو بھی پارٹی کے سب ممبران کی طرف سے اس انتخاب پر مبارکباد عرض کرتے ہیں بلاریب وہ اس عہدہ کے حقدار ہیں اور ہم سب اہل وطن کے ساتھ مل کر ان کی خدمت میں اپنے خلوص کو پیش کرتے ہیں۔ جس طرح پر کہ ہم نے بابائے قوم کی اطاعت و فرمانبرداری کی تھی۔ خدا تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور سب کاموں میں آپ کی رہنمائی فرمائے۔ آمین!

ہم کینیا کے سابق صدر جناب جومو کنیاٹا کے سب عزیزوں اور رشتہ داروں، افسران حکومت اور حکمران پارٹی "کانو" (KANU) کے جملہ عہدیداران کی خدمت میں اظہار افسوس کرتے ہیں اور مستقبل میں اپنے ملک کینیا کے لئے ہر قدم پر ترقی اور امن برقرار رہنے کے لئے دل سے خواہش مند اور دعاگو ہیں۔

○

زعماء کرام انصار اللہ سے التماس

انصار اللہ کا مالی سال کا پانچواں ماہ گزر رہا ہے جن مجالس نے ابھی تک بجٹ ۱۹۷۹ء تشخیص کر کے مرکز میں ارسال نہیں کئے ان سے التماس ہے کہ بجٹ فارم جلد تشخیص کر کے مرکز کو ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

(۱) مکرم و محترم چوہدری اسلم حیات خان صاحب آف راولپنڈی کو پرسوں دل کا دورہ پڑا جو شدید نوعیت کا تھا۔ ابھی تک ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد ابراہیم بھامبڑی وقف جدید)

(۲) کئی دنوں سے خاکسار کو درد گردہ کی تکلیف ہے۔ پیشاب کے ٹیسٹ سے Pus Cells آئے ہیں۔ علاج جاری ہے

(محمد ارشد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

(۳) مکرم غلام احمد صاحب حجازی معلم وقف جدید چک $\frac{93}{6-R}$ ضلع بہاولنگر کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ

امراء اضلاع، صدران، مربیان و معلمین سلسلہ توجہ فرمائیں!

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے انٹرویو کی معین تاریخ کا جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقف زندگی کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر جن کو مناسب سمجھا جائے۔ جامعہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے داخل کروایا جائے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

امید ہے آپ اس بارہ میں پوری کوشش فرمائیں گے۔ اس سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم غلام حسین صاحب کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی ۲۶ اپریل ۷۹ء کو بعمر تقریباً اسی سال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم موصی تھے۔ ڈسکہ میں نماز جنازہ کے بعد اسی رات جنازہ ربوہ لے جایا گیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے دوسرے دن بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم عبدالمالک صاحب وارنٹ آفیسر (ریٹائرڈ) نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔

مرحوم نے نہایت چھوٹی عمر میں اپنے برادر اکبر محترم الحاج محمد حسین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بھجوگڑھ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی ۱۹۳۲ء میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے اخبارات و جرائد کے مطالعہ سے حد درجہ شغف اور دین سے بے انتہا محبت تھی۔ ساری زندگی خدمت دین کو اپنا شعار بنایا۔ مختلف اوقات میں جماعت احمدیہ انبالہ (بھارت) دسالپور اور ڈرگ روڈ کراچی میں صدر کے عہدے پر فائز رہے۔ ڈسکہ میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کا کام کیا۔ صاحب رؤیا و کشوف تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، چھ بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب بچے صاحب اولاد ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں جگہ دے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

(نصرت جہاں اہلیہ عبدالسمیع اسلم صادق آباد راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطا فرمائے۔ آمین!

(ناصر احمد ملہی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع بہاولنگر)

(۴) میری پھوپھی جان اور پھوپھا جان اکثر و بیشتر بیمار رہتے ہیں۔ محترمہ پھوپھی جان گردہ کی تکلیف میں اور محترم پھوپھا جان معدہ کی تکالیف سے پریشان رہتے ہیں احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد۔ حسن ابدال ضلع اٹک)

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۷۵

میں ERAS RUKHIMAT ولد NATADIREJA قوم × پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ ایک عدد مکان اور وار ہاؤس مالیت ۵،۰۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۲۔ چاول کا کھیت مالیت ۲۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۳۔ کاروبار میں حصہ ۵،۰۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۵،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ERAS RUKHIMAT
INDONESIA

گواہ شد ابراہیم
GUNUNG DALEM
24. CITADEN
TASIK MALAYA
INDONESIA

گواہ شد ABIDIN
31. NAGARAWANGI
BLK 61 TASIK MALAYA
INDONESIA

مسل نمبر ۲۴۰۷۶

میں MR. ENCANG CUDLIA ولد ACAPRAJA قوم × پیشہ تجارت عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ زرعی زمین مالیت ۵،۵۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۲۔ دوسری زرعی زمین بلاک سیمبڈانگ میں مالیت ۷۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۳۔ زرعی زمین بلاک سمبنگری میں مالیت ۴۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۴۔ مکان مالیت ۵،۰۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۵۔ ایک دکان بمعہ زمین مالیت ۷،۵۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۶۔ ایک موٹر کار مالیت ۳،۰۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۷۔ ایک موٹر سائیکل مالیت ۲۵۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۸۔ ایک بائیسکل مالیت ۳۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۹۔ ایک سیونگ مشین مالیت ۱۵،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ENCANG CUDLIA
INDONESIA

گواہ شد ابراہیم
GUNUNG DALEM
24 CITAPEN
TASIK MALAYA
INDONESIA

گواہ شد ABIDIN
31. NAGARAWANGI
BLK 61
TASIK MALAYA
INDONESIA

مسل نمبر ۲۴۰۷۷

میں MR. SURJI ولد MADASRI قوم × پیشہ ورک مین عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد SURJI
INDONESIA

گواہ شد ابراہیم
GN. DALEM
24. CITAPEN
TASIKMALAYA
INDONESIA

گواہ شد ABIDIN
3LN. NAGARAWANGI
BLK. 61
TASIK MALAYA
INDONESIA

مسل نمبر ۲۴۰۷۸

میں ENONG ولد MADSARI قوم × پیشہ تجارت عمر ۱۵ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن انڈونیشیا ضلع × بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ ایک موٹر سائیکل مالیت ۳۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۲۔ ایک پلیچ دائس فیلڈٹ مالیت ۳۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰،۰۰۰/- انڈونیشین روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ENONG
INDONESIA

گواہ شد ابراہیم
GANUNG DALEM
24. CITAPEN
TASIK MALAYA
INDONESIA

گواہ شد ABIDIN
31. NAGARAWANGI
BLK. 61
TASIK MALAYA
INDONESIA

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات اماء اللہ کے لئے بذریعہ اعلان توجہ دلائی جاتی ہے کہ آئندہ سالانہ اجتماع کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے اس کے لئے مفید مشورے جلد از جلد بھجوائیں تاکہ پروگرام مرتب کر کے آپ سب کو بھجوایا جا سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اسلام کے غلبہ کے لئے نظامِ خلافت ایک نہایت ہی اہم جزو ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

"آپ لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام کی اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے لئے نظامِ خلافت ایک نہایت ہی اہم جزو ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور ہمیں اس نعمت کی انتہائی قربانیوں کے ذریعہ حفاظت کرنی چاہیئے اور خلافت کے ساتھ اخلاص، پیار اور محبت سے چمٹے رہنا چاہیئے اور اس کی برکات کو ہمیں اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے ہمیشہ رکھتے رہنا چاہیئے۔"

اے مخلصینِ جماعت احمدیہ! آپ خلافت کی برکات کے خود گواہ ہیں۔ حضور نے جو نصیحت فرمائی ہے اگر ہم اس پر مضبوطی سے قائم رہے تو انشاء اللہ اسلام کا غلبہ قریب سے قریب تر ہوتا چلا جائے گا۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ جو غلبۂ اسلام کے لئے ایک بہت بڑا منصوبہ ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے ہمیں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط بنانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

(۱) ماہ مئی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پر مشتمل کتاب "اسلام مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کا ضامن ہے۔" خدام کے مطالعہ کیلئے مقرر ہے۔ تمام خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(۲) یکم جون ۱۹۷۹ء کو خدام کے سالانہ مرکزی امتحانات ہو رہے ہیں خدام اس کی تیاری کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری پیاری بیٹی عزیزہ صادقہ جو کہ طویل عرصہ سے شدید بیمار تھیں مورخہ ۴ رمئی ۱۹۷۹ء بروز جمعہ لندن کے ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

عزیزہ مرحومہ کی نعش اُن کے داماد عزیز جمال الدین اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج لندن مشن نے ربوہ پہنچانے کا بندوبست کیا۔ لندن کی جماعت نے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا اور اپنی محبت اور خلوص کا ثبوت دیا۔ نعش ۹ رمئی بروز بدھ بذریعہ طیارہ فیصل آباد پہنچی جہاں سے میرے بیٹے عزیزم کرنل محمد طیب اور بھائی آغا محمد لطیف نعش کو ربوہ لے کر آئے۔ اُسی روز نمازِ عشاء کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کروائی۔ اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں جنازہ میں شرکت فرمائی۔

مرحومہ بہت ہی نیک، ملنسار، دین کی شیدائی، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ محبت کرنے والی اور دعا گو تھیں۔ اپنی انتہائی تکلیف دہ بیماری کا انہوں نے بہت بہادری، صبر اور حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اپنی زندگی میں انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے بے پناہ معجزے دیکھے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ ایک بیٹی شادی شدہ ہیں جبکہ دوسرے دونوں بچے عزیز صادق احمد عثمانی عمر گیارہ سال اور عزیزہ امۃ السلام منصورہ عمر ۹ سال کم عمر ہیں۔

احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کو ...

ماہنامہ "خالد" — ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ مطلع رہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے۔ آپ گزشتہ ماہ وفات پا چکے ہیں۔ اس وجہ سے فی الحال ان رسائل کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کے تقرر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ نئی تقرری کے بعد حسب سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

(مینیجر ماہنامہ "خالد" و ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ)

... کی چادر میں ڈھانپ لے، اُن کے درجات بلند کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے۔ آمین

مرحومہ کے بچے خاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا ہمیشہ حامی و ناصر و متکفل رہے اور نیک نصیب بنائے اور مجھے اس پیرانہ سالی میں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

فاطمہ بیگم اہلیہ خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ مرحوم
"جمیل لاج" ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

کثرت سے سنجیدہ طبقہ تک پہنچائیے

شوکتِ اسلام (باتصویر) حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور تحریک احمدیت کے متعلق ممتاز راہنماؤں کے تاثرات کی ایک جھلک۔ فی سینکڑہ -/۱۰۰

نصرتِ اسلام (باتصویر) اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خاطر حضرت امام جماعت احمدیہ کے بیرونی ملکوں کے دورے۔ تراجم قرآن مجید۔ کسرِ صلیب کانفرنس لندن کا خلاصہ فی سینکڑہ -/۱۰۰

ملنے کا پتہ: ملک منظور احمد، ۱۰۸ انیو سمن آباد۔ لاہور

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر اور ⊙ الیکٹرک ریڈیو مرمت کے ماہر

ڈان محلہ دار البرکات ربوہ

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور مشکلات کو آسان کرے۔ آمین

رانا عبدالمجید خان
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو سندھ

۲۔ برادرم مکرم عبدالشکور صاحب شاد فیکٹری ایریا ربوہ کا اپنڈکس کا اپریشن ۱۴ رمئی کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(حمید الدین ناصر آباد کالونی ربوہ)